بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع + وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

+ اے جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان + آن نسیم دور آخر مے دہد آخر زمان +

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان ۵- جون ۱۹۰۳ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الرحمان

۲۲ و ۲۳- مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی باجماعت نماز ..... مین حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہوسکے جمعہ اور باقی کل نمازین آپ نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل نوٹ نہوا

۲۴- مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت نسبتاً بصحت تھی چنانچہ آپنے کل نمازین باجماعت ادا کین بعد مغرب آریہ سماج کے اعتراض طلاق وغیرہ پر گفتگو ہوئی جس کا اکثر حصہ گذشتہ نمبر مین درج ہو چکا ہے +

۲۵- مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

سوال ہوا کہ اکثر پیر اور گدی نشین لوگ مختلف وظایف بتلایا کرتے ہین ہم کیا کرین- اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے:- من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ- اس کے یہ معنے ہین کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے لفظون کی پابندی اس مین ضروری نہین ہے- ہان انسان کو یہ آیت قد افلح من زکٰہا ضرور یاد رکھنی چاہئے- کہ گناہ سے بچا رہے- جب انسان گناہ کر لیتا ہے اور وہ اس کی کوئی پروا نہین کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے- اور جب دل سخت ہو جاوے تو پاک نہین ہوا کرتا جبتک کہ پھر نرم نہ ہو اور نرم نہین ہوتا جبتک کہ نمازون مین عاجزی نہ کرے- انسان توبہ پر توبہ کرکے توڑ دیتا ہے اور اسپر کاربند نہین ہو سکتا جبتک خدا تعالے ساتھ نہ ہو- اسپر قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر گناہ کا علاج کیا ہے- جواب یہ ہے کہ سچی خشوع اور خضوع پیدا کرو اور اپنی دعاؤن کو انتہا تک پہونچا دو- انبیاء علیہم السلام بھی دعا ئین ہی کیا کرتے تھے +

دو لشکر ہین کہ جن کے بیچون بیچ انسان چلتا ہے ایک لشکر خدا تعالے کا ہے اور دوسرا شیطان کا- اگر یہ خدا تعالے کے لشکر کیطرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے جو کہ شیطان کے لشکر کیوجہ سے اس سے سرزد ہوتا ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہین کرتا تو شیطان کے لشکر مین پھنس جاتا ہے- انسان کو چاہیئے کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہانتک کوشش کرے کہ اللہ تعالے کی حفاظت مین آجاوے- خدا تعالے سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے- جس نے اس سے بچنے کی کوشش کی وہ خدا سے ملا- اور جس نے نہ کی وہ دور رہا- گناہ سے بچنے کے دو ہی طریقہ ہین اول یہ کہ انسان خود کوشش کرے لیکن یہ کوشش ناکافی ہوا کرتی ہے + دوم یہ کہ خدا تعالے سے استغاثہ کرے یعنے استغفار (جسکے معنے ہین حفاظت) طلب کرے نماز مین رکوع مین سجود مین اور ہر وقت دعا کرے- یہانتک کہ ایک پاک زندگی عطا ہو اسی کا نام تزکیہ نفس ہے جب یہ ہو جاتا ہے تو انسان فلاح پاتا ہے اور اپنے سلوک کا انتہا کر دیتا ہے اس کے علاوہ اور جو انعامات اور اکرامات اللہ تعالے کیطرف سے آدمی کو ملتے ہین وہ سب اس کے فضل سے مل سکتے ہین +

جیسے بنیا ہر روز اپنی کتاب پر حساب لکھتا ہے اور اسے کبھی نہین بھولتا اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنا حساب یاد رکھے اور جب گناہ سرزد ہو تو اس سے کشتی کرے اور ہر وقت اس فکر مین رہے کہ گناہ سے بچایا جاوے اس طریق سے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے +

باقی جو فقیرون کے خود تراشیدہ طریقہ ہین جن کو دوسرے الفاظ مین بدعات کہہ سکتے ہین کہ جو چاہا گھڑ لیا- ہرگز

ماننے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ وظیفوں سے سب کچھ کر سکتے تو
ہیں تو پھر ذرہ ذرہ دنیوی معاملات میں کیون جھگڑتے ہیں اور
ایسی ایسی بکواس کرتے ہیں کہ آدمی بیان بھی نہیں کر سکتا ایک
شخص [illegible] پاس ایک [illegible] اعلا تھا
کہ جو چاہتا کر لیتا مگر پھر ایسے وجوہات پیدا ہو گئے کہ غم پر غم پہنچا
اور اب عمومات میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ غرضیکہ یہ سب باتین ہی
باتین ہین کہ جن سے وقت ضایع ہوتا ہے چونکہ یہ سب شغل
خلاف سنت نکلے ہین اس واسطے سب غضب کی مد میں ہین
ان کی مثال ایک پھوڑے کی سی ہے جسکے اندر پیپ بھری
ہوتی ہے اور اوپر سے چمکا کرتا ہے ایسے ہی یہ اشتغال ہین۔
کہ اوپر سے تو خوش نظر آتے ہین مگر اندر کچھ نہیں۔ غرضیکہ انسان
کو سب کچھ خدا تعالے ہی سے طلب کرنا چاہیئے۔ جب وہ
کسی کو کچھ دیتا ہے تو پھر واپس نہین لیا کرتا۔ یہ لوگ اُس تزکیہ
سے بہت دور بھاگ جاتے ہین جو کہ انبیاء کے ذریعہ حاصل
ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ تین دن مین صرف چار دفعہ دم
لیتا ہون اور میرا بھائی صرف دو دفعہ۔ عام لوگ ایسا کرنے
والے کو آج کل ولی کہتے ہین۔ اور اس طرح کی دم کشی وغیرہ
واہیات باتون کو جائے فخر سمجھا جاتا ہے دران حالیکہ فخر یہ
ہے کہ خدا تعالے سے موافقت کرے اور ابدال مین داخل ہو۔
کیونکہ اس سے انسان اور نیکیون کا وارث ہوتا ہے +

انسان کو چاہیئے کہ توحید مین کوشش کرے کیونکہ
جب یہ پورے طور سے موحد بن جاوے گا تو خدا کا ڈر اس کے
دل مین بیٹھ جاوے گا اور وظیفون کے ہم قائل نہین ہین۔
ہان دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان مین ہو۔ چاہیئے کہ دلمین
اللہ تعالے کی ایسی عظمت بیٹھ جاوے کہ گویا ہر وقت اسکو دیکھ
رہا ہے کیونکہ جب اس کی یہ حالت ہوگی تو وہ ہرگز گناہ نہ کر سکیگا
جس طرح ظاہر آگ سے خوف آتا ہے اسی طرح خدا تعالے کے
غضب سے ڈرنا چاہیئے وہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔ بس یہی مقصود
بالذات ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ نماز پڑھو اور دعا کرو +

دیکھو شیعہ لوگ استغفار وغیرہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر
حسین حسین کرتے ہین حالانکہ حسین کو بھی بلکہ تمام رسولون کو
بھی استغفار کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی ہمین ہے۔ اور
رسول کریم صلعم کا فعل اس کا شاہد ہے +

۲۶ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت
ادا کین۔ اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہ ہوا +

۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین +

ظہر

ایک صاحب نے عرض کی کہ رسول اللہ صلعم کیوقت
تو خدائے واحد پر لوگون کا ایمان نہ تھا اس لئے بیعت
کی ضرورت تھی مگر اب تو سب خدا کو مانتے ہین پھر بیعت
کی کیا ضرورت ہے +

فرمایا کہ اب بھی توحید کہان ہے اس کا نام و
نشان نہین ہے جس طرح منافق صرف زبان سے کہہ چھوڑتے تھے
کہ ہم ایمان لائے ایسے ہی اب برائے نام خدا کا لفظ تو
زبان پر آجاتا ہے جسکے اندر کوئی حقیقت نہین ہوتی کفر
اور فسق کی زندگی بسر کر رہے ہین۔ نجاست سے بھرا ہوا
دل لوگون کا ہے خود اگر اپنے دل ہی سے شہادت لو۔ تو
معلوم ہوگا کہ خدا سے کہان تک تعلق ہے اور یہی توحید کہان ہے

نزول اور بعثت کا فرق جب زمانہ کی پلیدی حد درجہ تک پہنچتی
ہے تو آسمان سے جو تائید یافتہ آتا ہے....
اس پر نزول کا لفظ بولا جاتا ہے اور جب زمانہ
کچھ سُدھرا ہوا ہو تو بعثت کا لفظ اس کے موزون
ہوتا ہے +

قبل از عشاء

الہام فرمایا کہ یہ الفاظ الہام...... ہوئے ہین۔ مگر
معلوم نہین کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔

"بلا نازل یا حادث یا۔"

یاد نہین رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔ رویا کا معاملہ
بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ
رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی شہادت کو آنحضرت نے
گائیون کے ذبح ہونے کے رنگ مین دیکھا۔ حالانکہ خدا
اس بات پر بھی قادر تھا کہ خواب مین خاص صحابہ ہی کو
دکھلا دیتا +

شیطان سے مراد فرمایا شیطان سے مراد مجسم شے
ہی نہین ہوتی جیسے آج کل کے لوگ شیطان کے لفظ
سے خیال کرتے ہین کہ وہ کوئی لباس بھی پہنتا ہوگا بلکہ
اس سے مراد شیطانی وساوس ہوتے ہین یا کوئی شریر النفس
آدمی +

۲۸ - مئی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے بخیر و عافیت باجماعت
ادا کین سوائے شام کے اور کوئی مجلس نہین ہوئی۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاحی جلسہ

۱۵ - مئی ۱۹۰۳ء کو کالج تعلیم الاسلام کا افتتاحی
جلسہ ہونا تھا مگر چونکہ حضرت اقدس ع کی طبیعت ناساز تھی اور
آپ شریک جلسہ نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ تاریخ ملتوی کر دیگئی
لیکن گذشتہ ایام سے آپ کی طبیعت رو بصحت تھی اس لئے
آج کی تاریخ اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی ساڑھے چھ بجے کے
بعد احاطہ سکول مین جلسہ کا انتظام ہوا اور ہر ایک پروفیسر
اور مدرس اور لڑکے کی آنکھ خدا کے محبوب اور برگزیدہ حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد پر لگی ہوئی تھی۔ کہ
اس اثناء مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے آکر اطلاع دی
کہ حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دیکر روانہ کیا ہے اور وہ
اس طرح سے ہے کہ مین نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی
خدمت مین تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے
فرمایا کہ "مین اس وقت بیمار ہون حتے کہ چلنے سے بھی معذور ہون
لیکن وہان حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہان کر سکتا ہون
کہ اُدھر جس وقت افتتاح کا جلسہ شروع ہوگا مین بیت الدعا
مین جا کر دعا کرون گا" یہہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے اگر
آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب
نہین لائے تو دعا فرما دینگے اور یہہ بھی خیر و برکت کا موجب
ہوگی۔ اس قدر تقریر فرما کر مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
کرسی پر بیٹھ گئے اور اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ڈائرکٹر

**عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس
مالیر کوٹلہ** نے اٹھکر ذیل کی تقریر فرمائی +

جناب میر مجلس و حضار جلسہ۔ مین اسوقت
کالج کے افتتاح کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون مگر بوجہ
علالت طبع کے زیادہ دیر نہ بول سکون گا۔ سب سے اول
خدا کا احسان ہم پر ہے کہ جسکے فضل سے سب کام چل رہے
ہین یہ اسی کا فضل ہے کہ ہمین اس سلسلہ مین داخل ہونے
کی ہدایت ہوئی اور آخری زمانہ کے آخری امام یعنے مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سایہ عاطفت مین ہمین جگہ ملی خدا
کرے کہ ہم کامل طور پر آخرین منہم مین سے ہو جاوین اس
کالج کی غرض کوئی عام طور پر یہ نہین ہے کہ معمولی طور پر
دنیاوی تعلیم ہو اور صرف معاش کا ذریعہ اسے سمجھا جاوے
بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک عالم اُس پاک سلسلہ کی تعلیم
سے مستفید ہو جو کہ خدا نے قائم کیا ہے دنیوی تعلیم کا اگر
کچھ حصہ اس مین ہے تو اس لیئے کہ مروجہ علوم سے بھی
واقفیت ہو۔ جس سے خدا تعالے کی معرفت مین مدد ملے
ورنہ اصل غرض دین اور دین کی تعلیم ہی ہے اور ایک
بڑی غرض یہ بھی ہے کہ اپنی احمدی جماعت کے کم سن
بچے ابتدا سے دینی علوم سے واقف ہون اور حضور
مسیح موعود ع کے فیضان صحبت سے فائدہ اٹھا دین +
اور بڑے ہو کر اس پاک چشمے سے ایک عالم کو سیراب کرین

جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہین +

یہ بھی عرض کرتا ہون کہ کالج کی موجودہ حالت سب احباب پر ظاہر ہے اس کے کارکنون نے جو کچھ آج تک کیا ہے وہ کسی انسانی طاقت کا نتیجہ نہین ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہوا ہے مدرسہ کو کھلے ہوئے پانچ سال ہو گئے یکم جنوری ۱۸۹۸ء مین پرائمری سکول کھلا تھا اس کے چار ماہ بعد ہی یعنے ۵ - مئی ۱۸۹۸ء سے مدرسہ کو مڈل تک ترقی دیگئی پھر فروری ۱۹۰۰ء مین ہائی سکول ہوا اب اس امر کے اظہار کی خوشی ہے کہ آج وہ دن ہے کہ ہم اسے کالج بنا رہے ہین یہ ایک فوق العادت ترقی ہے اور صرف حضرت مسیح موعود کی دعاؤن کا نتیجہ ہے - علی گڈھ کالج ہندوستان مین ایک بڑا کالج ہے مگر اس نے بھی اس طرح ترقی نہین کی اور امید ہے جیسے کہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے دعاؤن کا وعدہ کیا ہے یہہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک بڑا مفید دار العلوم ثابت ہوگا +

حضرت کی ذات سے بڑی امید ہے

اگرچہ یہ سب کام خدا کے ہی ہین اور وہی ان کو چلا رہا ہے مگر تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلبا اور ان کے والدین کو اس طرف بہت متوجہ ہونا چاہیئے اور اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے گو کہ یہ کالج چلیگا اور دعاؤن کے ذریعہ سے اس کا نشو ونما ہوگا مگر تاہم بدین خیال کہ ہر ایک اس کار خیر کے ثواب مین سے حصہ لیوے کہا جاتا ہے کہ وہ مالی طور سے امداد دیوین + یہہ تقریر فرما کر ڈائرکٹر صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد احمدی جماعت کے

فخر حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے تقریر فرمائی جسے ہم انشاء اللہ آئندہ نمبر مین ہدیہ ناظرین کرین گے + (باقی وارد)

مغرب اور قبل از عشاء

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ ہجری المقدس کا ماہ مبارک دیکھا اور پھر اسپر فرمایا کہ ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہیئے +

مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ عیسائیون کی طرف سے ایک انگریزی میگزین سہ ماہی رسالہ شایع ہونا شروع ہوا ہے اس مین ایک پادری نے لکھا ہے کہ اہل اسلام عیسویت مین اس لئے داخل نہین ہوتے کہ کثرت سے گناہون مین مبتلا ہین اور ان کے دل سخت ہو گئے ہین ہدایت کو قبول نہین کر سکتے +

اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جبتک انسان ایک فاسقانہ زندگی بسر کرتا ہے اس وقت تک اسے اس بات کی سمجھ نہین ہوتی کہ مین ایک مرنے والا جانور ہون جب بیماری یا موت آتی ہے تو اسکو سمجھ آتی ہے - اہل اسلام مین یہ خاصہ ہے کہ اگر ان کو دکھ ہو تو جلدی رجوع کرتا ہے ایسی چیز کوئی نہین لگی کہ اسے ہلاک کر دیوے - بدی کے ترک اور نیکی کے قبول کی طاقت اگر نہ ہو تو عیسائیون مین نہین ہو سکتی ہے دیکھا جاتا ہے کہ شراب جو ام الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے اس سے انسان خشوع خضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے - ایک شخص جو کہ راتدن نشہ مین رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہین ہوتے تو اسے دوسری بدیون کے ارتکاب مین کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا - چوری - قمار بازی وغیرہ کر سکتا ہے - ہماری شریعت نے قطعاً اسکو بند کر دیا ہے اور یہانتک لکھدیا ہے کہ یہہ شیطان کے عمل سے ہے تاکہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے - کیا عیسائی اس قابل ہین کہ دکہا دین کہ انجیل مین بھی کہین یہ لکھا ہے - جب مسیح کے معجزہ سے شراب بنی تو پھر اس کے استعمال مین دلیری خود ہی ہوگی - جو بڑا پرہیزگار ان مین ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ایک بوتل پی لیتا ہے ان کے اس قول پر تعجب آتا ہے کہ اسلام ایسی قوم ہے کہ عیسائیون کیطرف اس لئے نہین آتی کہ گناہ مین مبتلا ہے - حالانکہ جن اصولون کو وہ پیش کرتے ہین وہ خود گناہ کے اعلے درجے کے محرک ہین جبکہ زنا - شراب - حرامخوری وغیرہ سب حلال ہوئے تو اب ان کی اصطلاح کے لحاظ سے کونسی شے باقی ہے جسے گناہ کہا جاوے پس وہ بھی گناہ سے ایسے ہی پاک ہونگے جیسے کہ شاکت مت والے پاک ہوا کرتے ہین +

(شاکت مت ایک ہندوؤن کا فرقہ ہے کہ جب وہ ایک خاص منتر پڑھتے ہین تو اسوقت مان اور بہن بیٹی وغیرہ سے مجامعت انکے ہان جائز ہو جاتی ہے اور اسپر بڑا ثواب مترتب ہوتا ہے)

حکیم نور الدین صاحب نے اسوقت ایک قصہ سنایا کہ جب مین نے ایک شاکت مت والے پر ایک دفعہ اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ جب تمہارے قرآن کے منتر مین یہ طاقت ہے کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے بھائی کی لڑکی تمہارے لڑکے کے لئے جائز ہو جاتی ہے تو ہمارے منتر مین یہ طاقت ہے کہ وہ مان کو بھی جائز کر دیتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا کہ اس کی اس جہالت کو سنکر مجھے کمال تعجب ہوا + پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس پادری کا یہ مضمون اس لئے صدمہ دینے والا ہے کہ یہ لازمی امر ہے کہ جب ایک امر خلاف واقعہ بیان کیا جاوے تو طبعی طور پر انسان رنجیدہ ہو -

نوٹ: یہ مضمون [illegible] اہل اسلام یا عیسائی

ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ اس امر کا جواب دیوین کہ گناہ سے کیا مراد ہے - شراب - زنا - قمار بازی گناہ ہے کہ نہین اگر گناہ ہے تو کیا اہل یورپ کی موجودہ حالت سے اہل اسلام کی حالت بہت اچھی ہے یا اسکے مساوی ہے یا اس سے کم ہے - اور جواب ایسے الفاظ مین دیوین کہ جسے پبلک خوب سمجھ لیوے اور ہمین دوبارہ استفسار کی ضرورت نہ پڑے - صغائر کا علم اللہ تعالٰے کو ہوتا ہے - مثلاً ایک شخص بدنظری مین مبتلا ہے ممکن ہے کہ اس عورت کو بھی خبر نہو جسپر بدنظری کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو - اور ایک شخص جو کہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے تو اس کی خبر ایک دنیا کو ہوگی ان جرائم کا اسقدر بڑا جسم ہے کہ چھپ سکتا ہی نہین ہے شراب ایسی برائی ہے کہ بعض جرائم کو لازم پڑی ہوئی ہے - قمار بازی مین اتلاف حقوق ہوتا ہے جہانتک ہم دیکھتے ہین اور خود مجرمین کی شہادت ملتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شراب مین ترقی کا اول درجہ زنا ہے - آج کل کے تجارب سے ان باتون کی ترقی اور کثرت عیسائی ممالک مین ہے یا کہ اہل اسلام مین -

اسی طرح پردہ کے اعتراض پر فرمایا کہ بے شک اہل اسلام نے طریق پردہ اختیار کیا ہے کتاب اللہ نے اسکو سمجھایا ہے تجارب نے اس کی تصدیق کی کہ وہ سچا تزکیہ نفس جو کہ بہت سے مجاہدات کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ پردہ سے حاصل ہوتا ہے + مومنون کے تین قسم کے طبقات ہوتے ہین +

ایک وہ جو کہ ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہین دوسرے وہ جو کہ درمیان کے درجہ پر ہوتے ہین کہ ٹھوکر لگجائے تو لگجائے نہ لگے تو نہ ہی لگے - تیسرے سابقین - جن فطرتون نے کہ ترقی نہین کی وہ تو ٹھوکر کے قابل ہین - ان سے عورتونکو پردہ چاہیئے مثل مشہور ہے سہ خربطہ بہ گرچہ حرز داشناست + ان کو ظالم بھی کہتے ہین جنپر کہ نفس امارہ غالب ہوتا ہے دوسرے درجہ والیکو مقتصد اور تیسرے والے کو سابق بالخیرات کہتے ہین اس حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر دیکھو کہ کیا تینون قسمون سے ایک قسم کا معاملہ ہو سکتا ہے کیا عیسائی اس بات کو بتلا سکتے ہین کہ ان مین سب پاکباز ہین شرابی نہین ہین زانی نہین ہین اگر پردہ ہوتا تو ان جرائم کی نوبت کیون آتی اور یہ ہزارہا ولد الحرام کیون ہوتے - تجربہ بتلا رہا ہے کہ عام زندگی والے یعنے ٹھوکر کھانے والے بہت ہین اور تیسرے درجہ والے دور کے ستارون کی طرح ہین اس لئے بلحاظ کثرت کے خدا کے قانون نے چاہا کہ پردہ کی رسم عام ہو - تجارب اور نظائر بھی بتلا رہے ہین - یورپ اور امریکہ اور فرانس کی سیر کرو تو پتہ لگے گا - شرابی کو نہ طعن و تشنیع کا ڈر اور نہ ڈنڈے کا خوف ہوتا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ اگر رویہ اصلاح ہونا محال ہے تو عیسائیونکا ہے)

۲۹ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے جمعہ اور باقی کی سب نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

بہت سے نئے احباب نے حضرت اقدس سے بیعت کی جس پر آپ نے ان کو بذریعہ ایک تقریر کے ارشاد فرمایا۔ (اس تقریر کا اول حصہ ضبط نہ ہو سکا دنیا پرستی کا ذکر تھا اور اسوقت جو علما کیحالت تھی وہ بتلائی جا رہی تھی)

پاک باطن اور پاک روح والے جو لوگ ہوتے ہین وہ ان باتون سے ہزارون کوس دور ہوتے ہین۔ ملا لوگ دین کے تھم ہوتے ہین جب وہی ایسے ہوئے تو دنیا کا کیا حال۔ ایک زہرناک کیڑا انکے دلون کو کھا گیا ہر ایک شخص کو دیکھ لو کہ بہت سا حصہ دنیا کا اس کے اندر بھرا ہے ضرورت پر مقدمون مین جھوٹے گواہ بنالیتے ہین خود جھوٹ بولتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح ہم کامیاب ہو جاوین ہر پہلو مین دیکھ لو دنیا پرستی نے ہلاک کر دیا ہے +

عیسائیون کی لگاتار یہ کوشش ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام زمین سے مٹ جاوے اور اب خدا چاہتا ہے کہ از سر نو اسلام کو زندہ کرے۔ سابقہ کتب مین ان باتونکا ذکر تھا +

کہ مسلمانون کو ایک زحمت اندرونی ہوگی ایمان اٹھ جاویگا دنیا کے کیڑے ہو جاوینگے جو محبت خدا سے چاہیئے وہ دنیا سے کرینگے۔ دوستی محبت میل ملاپ سب دنیا کے واسطے ہوگا۔ دوسری بلا و آفت یہ ہوگی کہ ایک انسان کی پرستار عیسائی قوم ان کو گمراہ کرنے پر کمر بستہ ہوگی سو تم دیکھتے ہو کہ انہون نے مکر کا جال کیسا پھیلایا ہے۔ شہر بشہر ان کے پادری موجود ہین عورتین ہر گھر پھرتی ہین۔ گاؤن مین جھاؤنیان ڈالی ہوئی ہین ان کا ارادہ ہے کہ ایک مسلمان بھی دنیا مین نہ رہے۔ من گھڑت باتین بنا کر آنحضرت کی بے ادبیان کرتے ہین اور رات دن اس کوشش مین ہین کہ آنحضرت صلعم سے مسلمانون کے دل بیزار ہون۔ حال کے مسلمان جن کی مت ماری گئی ہے بد قسمتی سے اندھے ہو گئے ہین۔ وہی بات کرتے ہین کہ اسلام کو فائدہ ہو۔ پوچھو عیسائیون کو یہ پتے آنحضرت صلعم کی عمر ۶۳ برس کہتے ہین۔ اور مسیح کو قیامت تک زندہ مانتے ہین پھر یہ کہ آخری زمانہ مین وہی آوے گا حکم اور قاضی بھی وہی ہوگا۔ دوسری بات یہ ملتے ہین کہ وہ خالق بھی ہے۔ جانور اس نے بنائے مردہ اس سے زندہ ہو گئے۔ غرضیکہ اس قسم کی باتون سے عیسائیون کی اسقدر تائید کرتے ہین کہ ان مین

اور عیسائیون مین صرف انیس اور بیس کا فرق رہ جاتا ہے جسقدر باتین یسوع کی نسبت کرتے ہین ویسی ایک بھی آنحضرت کی نسبت نہین کرتے۔ آج تک ۲۹ لاکھ مسلمان مرتد ہو چکے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک اس مین مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی ایسی باتین کہ جن سے خدا ناراض ہو کر کے عیسائیون کی امداد کرتے ہین ایک طرف نہ ان مین تقوے الہی نہ طہارت ایکطرف عیسائی غالب آ گئے کئی لاکھ رسالہ ہر ماہ عیسائیون کیطرف سے نکلتے ہین جن مین افترا عیب شماری اور ہتک اسلام کو مضامین ہوتے ہین جس حالت مین خدانے اسلام کی نسبت کہا کہ وہ قیامت تک زندہ مذہب ہوگا وہ اسلام کی اس حالت کو کیسے دیکھے اگر اب بھی وہ مجدد نہ بھیجے حالانکہ سو سال صدی کے گذر گئے ۲۰ سال اور بھی اوپر ہوئے تو اب اندازہ کر لو کہ اور ایک صدی سال تک اسلام کا کیا حال ہوگا ۱۰۰ برس بعد مجدد آنے مین یہ حکمت ہے کہ ایک سو سال کے گذرنے تک پہلے علم والے گذر جاتے ہین اور اپنی باتین اپنے ساتھ قبر مین لے جاتے ہین۔ اگر نئے علوم پھر خدا نہ بتلا دے تو حق کیسے قایم رہے چونکہ علم مین فرق آ جاتا ہے اصلی آسمان پر ایک نئی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ صدی گذر گئی اور اس پر ۲۰ برس اور بھی گذر گئے اب خدا نے ایک سلسلہ قائم کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا۔ یہ بات بناوٹی نہین ہے اسکے واسطے نشانات ہین۔ لکھا ہوا تھا کہ چاند اور سورج کا گرہن ماہ رمضان مین ہوگا ویسے ہی ہوا پھر طاعون لکھی تھی کتنا بولنے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ستر سے کچھ بڑھ برس کی ہا ہے۔ ابھی تو کے آدمی اور کے پیر شدی کا معاملہ ہے یہ خدا کی آفت ہے فیصلہ کر کے چھوڑے گی سب انبیاء نے اس کی خبر دی ہے۔ قرآن شریف مین اسکا ذکر ہے جیسے کہ لکھا ہے ان من قریۃ نحن مھلکوھا او معذبوھا قبل یوم القیامۃ۔ کوئی بستی اور گاؤن ایسا نہ ہوگا کہ جسے ہم قیامت سے پیشتر یا تو بالکل ہلاک اور تباہ نہ کر دینگے یا خطرناک عذاب مین مبتلا کر دینگے اس سے مراد بھی طاعون ہے اور اسی آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی تھی غرضیکہ یہ ایک خطرناک شئے ہے۔ گر ہین والا انسان تو لوگون نے ہنسی خوشی سے دیکھ لیا۔ مگر یہ اس طرح نہ ہوگا۔ دیکھا جاتا ہے کہ ابھی تک طاعون کا اثر دلون پر کچھ نہین ہے۔ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے آدمی کیون مرتے ہین یہ لوگ سمجھتے نہین ہین کہ آنحضرت سے بھی جب یہ لوگ عذاب کا معجزہ طلب کرتے تھے تو یہ معجزہ تلوار سے ہلاک ہو گئے۔ یہ

یہ بھی ایک قسم کا عذاب تھا تو اگرچہ مقابلہ کیوقت اصحاب بھی شہید ہوتے تھے مگر اسلام تو ان کے ساتھ شہید نہ ہو جاتا تھا۔ ہر روز ترقی اسلام کی ہوتی کفار آخر کار گھٹتے گھٹتے ایسے معدوم ہو گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا۔ اگر ایک کا ایک پیسہ چوری جاوے اور ایک سب کچھ گھر بار تک چلا جاوے تو کیا مو خر الذکر پہلے کو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تیرا بھی ایک پیسہ چوری ہوا ہے تو مین اور تو برابر ہین۔ بھلا سوچو تو سہی اگر ستر برس تک ہمارا ایک آدمی بھی نہ مرے تو دنیا مین کوئی ایسا رہے گا جو مسلمان نہ ہو۔ خدا کو یہ امر منظور نہین ہے اور نہ ایسا کبھی ہوا۔ ایمان کی حالت مین التباس کا ہونا ضروری ہے جبتک ایک شخص ہماری جماعت مین داخل ہو کر وہ تقوے اختیار نہ کرے جسے خدا چاہتا ہے۔ تب تک وہ خدا کی حفاظت مین پورے طور پر کیسے آ سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضہ مین بھی ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ جن سے خدا نے بڑے بڑے کام لینے تھے وہ تو ہلاک نہ ہوئے جیسے ابوبکر رضہ عمر رضہ اور دیگر اصحاب مگر دوسرون کو خدا نے جلدی دنیا سے رخصت کر کے کہا کہ تم لوگ بہشتون مین داخل ہو جاؤ ایک جاہل کو حقیقت کی خبر نہین ہوتی منہ مین جو بات آئی کہدی۔ ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوا کہ مقابلہ کیوقت جہان کفار مرتے رہے اس کی جمعیت مین سے بھی کچھ مر گئے رہے۔ حضرت موسےٰ کی جنگ مین اگر ایکطرف کنعانی مرتے تو ایکطرف اسرائیلی بھی مرتے۔ اگر خدا ایسی کھلی کھلی بات کر دے کہ اندھے بھی فرق کرین تو پھر ایک بھی کافر نہ رہے سونے کا سانپ اگر بنا دیا تو اس سے لوگونکو کیا۔ مگر جان کے بچنے کا علاج اگر انکو ملتا ہو تو ایمان لانے سے کون باہر رہتا ہے تمام یورپ اور امریکہ بھی جلدی ہی داخل اسلام ہو جاوین مگر خدا تعالے ہمیشہ امتیاز چاہتا ہے یہ ایک وقت ہے کہ جیسے صحابہ کرام کو خدا نے دین کی اشاعت کیواسطے پیدا کیا اور انہون نے توحید پھیلائی اب بھی خدا کا ارادہ ہے کہ وہی توحید پھیلے + جو آدمی یگا وہ خدا کی رحمت سے بے نصیب تو نہ رہیگا مگر اپنے وجود کو جسقدر کار آمد بناویگا اسیقدر اسکی حفاظت ہوگی + باقی پھر

مقدمہ کی فتح

اور احمدی جماعت کو مبارک

جہلم کے جس مقدمہ پر حضرت اقدس تشریف لیگئے تھے اور جو خدا کے افضل سے اول پیشی پر ہی خارج ہو گیا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسکی نگرانی کی درخواست مولوی کرم الدین نے دی تھی اور جسکی نسبت ۱۵ مئی کو فریقین کو وجوہات سنکر عدالت نے یہ فرمایا تھا کہ آخر مئی تک فیصلہ سنایا جاویگا الحمدللہ کہ وہ فیصلہ ہمارے حق مین صادر ہوا اور نگرانی کی درخواست نامنظور ہوئی ہے +

درس قرآن شریف

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلنک علیھم حفیظا ÷

جس نے رسول کا کہا مانا اس نے بیشک اللہ تعالےٰ کا ہی کہا مانا اور جس نے اطاعت سے منہ پھیرا تو ہم نے تجھ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ÷

آج کل ایک مسئلہ ہے جو کہ لوگوں کی جہالت اور شوخی سے پیدا ہو گیا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حدیثوں کے ماننے اور ان پر عملدرآمد کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب اس آیت میں دیا ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے - دیکھو یہ نہیں کہا کہ من یطع اللہ فقد اطاع الرسول بلکہ کہا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - اس کا باعث یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کا حکم تو ماننا ہی تھا اگر انکار ہوتا تو رسول کے حکم کا ہونا تھا اور ممکن تھا کہ اگر من یطع اللہ فقد اطاع الرسول لکھا ہوتا تو لوگ رسول اور اس کے احکام کی مطلق پرواہی نہ کرتے - جیسے کہ اب اس وقت بعض لوگوں کا خیال ہو گیا ہے اسی واسطے اللہ تعالےٰ حکیم علیم اور خبیر نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے ÷

جو لوگ احادیث کے منکر ہیں انکو چاہئے کہ اس آیت شریف کے بالمقابل ایک اس مضمون کی آیت قرآن شریف میں سے پیش کریں جس میں اللہ تعالےٰ نے رسول کی اتباع سے بالکل منع کیا ہو - اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کے احکام میں وہ تو اللہ تعالےٰ کے ہیں ہی لیکن جو احکام رسول کے ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں - خدا تعالےٰ نے جس طرح قرآن شریف کی حفاظت کی ہے اسی طرح تعامل اور حدیث کی بھی کی ہے انشاء اللہ اس مسئلہ پر ہم مفصل مضمون کسی اور وقت سناویں گے ÷

ویقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک بیت طائفۃ منھم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون فاعرض عنھم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا - پ ۵ -

وہ کہتے ہیں کہ ہم تو فرمانبردار ہیں - پس جب باہر چلے جاتے ہیں تیرے پاس سے تو جو کچھ تو کہتا ہے - اس کے خلاف رات کو چھپ چھپ کر ایک گروہ کانا پھوسی کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جو کچھ وہ کرتے ہیں اسے محفوظ رکھتا ہے تو ان سے اعراض کر لے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کافی کارساز ہے ÷

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت بڑا اختلاف ہوتا ÷

قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے جو دلائل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر یہ غیر اللہ کیطرف سے ہوتا تو اس میں بڑا اختلاف پاتے - میں نے اس امر پر غور کیا ہے کہ کیا کیا اختلاف ہو سکتے تھے تو ان میں سے مجھے چند ایک بڑے بڑے اختلاف یہ معلوم ہوئے ہیں -

اول انسان جب بات کرنے لگتا ہے تو اس کے مخاطب مختلف قسم کے لوگ ہوا کرتے ہیں - کبھی جاہل - کبھی عالم - کبھی نادان کبھی کم سمجھ - کبھی زکی الطبع تو ایسے موقعہ پر ایک سپیکر یا خطیب کو ناظرین کی طرز اور لیاقت کا خیال کر کے ان کے فہم اور عقل کے مطابق بات کرنی پڑتی ہے اور مختلف موقعوں پر اسے مختلف کلام کرنیکا اتفاق پڑتا ہے تو اکثر اوقات دو مختلف موقعوں اور مجلسوں کی باتوں میں جو وہ کرتا ہے بڑا بڑا اختلاف ہو جایا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ قرآن کو ہر ایک قسم کے مذاق کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے مگر اس میں یہ اختلاف بالکل ممکن ہی نہیں ہے - قرآن جیسے مکہ معظمہ کے جاہلوں کے لئے ہے ویسے ہی مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے عالم اور فقیہ یہودیوں کے لئے بھی ہے ÷

دوم زمانہ کی تعداد سے بھی آدمی کے بیان پر اثر ہوتا ہے - مثلاً اگر ایک لکچرار متواتر ۲۳ برس تک لکچر دیتا رہے تو اسکے پہلے اور پچھلے لکچروں میں ضرور اختلاف ہوگا لیکن قرآن اس قسم کے اختلاف سے بھی بری ہے اس کا طرز بیان شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی ہے ÷

سوم ایک وقت میں جب انسان لکھتا ہے یا کچھ تقریر کرتا ہے تو جن قدرت کے اور دیگر دیگر نظاروں کا اسے محدود علم ہوتا ہے انہی کے مطابق وہ بیان کرتا ہے - اور اپنے استدلال میں انہی کے نظائر لاتا ہے لیکن چند دنوں کے بعد قدرت کے نظارہ جب اور رنگ دکھاتے ہیں اور سابقہ تجارب جھوٹے اور کمزور ثابت ہوتے ہیں تو اسے اپنے خیالات کی تبدیلی کرنی پڑتی ہے مثلاً اس سے پیشتر سب یہ مانتے تھے کہ ہوا اپنا بوجھ اشیاء پر ڈالتی ہے اور اب ایک کتاب لکھی گئی ہے کہ ہوا اپنا کوئی بوجھ نہیں ڈالتی اور یہ مسئلہ سابقہ علم طبیعات کی تحقیقات کے بالکل برخلاف ہے ÷ (باقی آئندہ)

اصلاح مستورات

اسماء

اسماء - حضرت ابوبکر رضؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی بڑی بہن کا نام ہے - جلیل القدر صحابیہ تھیں سترہ اشخاص کے بعد مشرف باسلام ہوئیں - حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دس برس بڑی تھیں - ان کے خاوند حضرت زبیر رضؓ عشرہ مبشرہ سے تھے - اسماء ذات النطاقین کے لقب سے زیادہ مشہور تھیں کیونکہ جس رات نبی آخر الزمان صلعم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی تو انہوں نے اپنے نطاق (زیر جامہ) کے دو حصے کئے تھے - ایک حصے کو آپ کا دستر خوان اور دوسرے کو بند مشک بنایا تھا - آنحضرت صلعم نے ان کی اس خدمت سے خوش ہو کر دعا دی تھی کہ اے اسماء خدا تعالےٰ تجھکو ایک نطاق کے بدلے دو نطاق عنایت کریگا ÷

لکھا ہے کہ یہود نے مشہور کیا تھا کہ ہم نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ اب مسلمانوں کی اولاد ہی نہ ہوگی - یہ تو نہیں معلوم کہ اس افواہ کا اثر مسلمان پبلک پر کس قدر ہوا لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا "عبد اللہ" بن زبیر رضؓ سلہ میں حضرت اسماء رضؓ ہی کے بطن سے پیدا ہوا اور سب مسلمانوں نے کفار کی تکذیب سے خوش ہو کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ÷

حضرت اسماء رضؓ بڑی دلیر اور جنگجو تھیں - خاصکر جنگ یرموک میں تو ان کا یہ حال تھا کہ اپنے شوہر حضرت زبیر رضؓ کی باگ سے باگ ملا دی تھی اور جب ان کے شوہر اپنی تلوار سے وار کفار پہ کرتے تھے تو اسماء رضؓ بھی اس کے جواب میں ایک وار کرتی تھیں - ان کی جرأت اور دلاوری کو دیکھ کر مردوں کو رشک پیدا ہو گیا تھا ÷

سنہ ۳۶ھ میں جبکہ حضرت زبیر رضؓ وقعۃ الجمل سے واپس آ رہے تھے تو ایک شخص عمرو بن جرموز المجاشعی نے وادی السباع میں آپ کو شہید کیا حضرت اسماء رضؓ کو جب یہ واقعہ سنایا گیا تو آپ کو بہت ملال ہوا - اور اسی غم میں یہ مرثیہ زبان پر لائیں جس کا ترجمہ یہ ہے -

ابن جرموز نے معیبت میں لڑنے والے سوار کیساتھ پریشانی کے دن دغا بازی کی ÷ اے عمر اگر تو اسے تنبہ کر دیتا تو اسے ہرگز ہرگز بزدل اور بودا نہ پاتا ÷ خدا تجھ سے سمجھے تو نے کس کو قتل کیا ÷ تجھ پر عذاب الٰہی نازل ہو ÷

(باقی آئندہ)

مراسلات

معزز ناظرین!

آپ البدر کے سچے معاون اور خیر خواہ منشی احمد دین صاحب کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے جو ہمدردی ان کو البدر سے ہے اس کو اور نیز احمدی جماعت کیواسطے البدر جیسے اخبار کی واقعی ضرورت کو محسوس کر کے انہوں نے ایک ضروری عرضداشت احمدی جماعت کیخدمت مین اسلئے روانہ کی ہے کہ اسے درج اخبار کیا جاوے اس لئے امید ہے کہ آپ اسے مطالعہ فرما کر عملی طور پر اس نصرت سے حصہ لینگے جس مین منشی صاحب نے آپ کے ساتھ ملکر ہاتھ بٹانا چاہا ہے +

خاکسار محمد افضل

فرقہ احمدیہ کیخدمت مین نہایت ادب اور محبت سے ایک ضروری عرضداشت

معزز برادران! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

یہ پہلا موقعہ ہے کہ مین اپنا ما فی الضمیر اپنے معزز و مکرم بھائیون کیخدمت مین بذریعہ اخبار ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہون + اس مین شک نہین کہ میری تحریر مین بلحاظ مضمون نگاری کے اعزاز سے مشرف ہونے کی قابلیت نہین ہے - لیکن اس مین بھی شک نہین ہو کہ اگر اس تحریر سے میرا اصل منشاء ناظرین کے ذہن نشین ہوگیا (شاید کہ ہمین بیضہ بار دو پروبال) - تو مذکورہ بالا نا قابلیت کی حسرت نہین رہیگی - وعلیہ التکلان +

برادرانم! یہ درست ہو کہ اس وقت ہر ملک ہر قوم اور ہر ملت کا مذاق بگڑا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود نے نزول اجلال فرمایا +

میرا روئے سخن ان اشخاص کیطرف نہین ہے - جو ابھی تک امام ہمام علیہ البرکات والسلام کے منکر ہین یا انکی نسبت مذبذب ہین بلکہ مین ان مکرم و مبارک احباب کیخدمت مین عرض کر رہا ہون جو امام وقت کی شناخت کے شرف سے مشرف ہو چکے ہین اور جن کی تعداد دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور جنکا اندازہ اسوقت ڈیڑھ لاکھ سے کچھ اوپر ہی اوپر لگایا جاتا ہے اور جنکے ہر ایک فرد نے امام وقت کے ہاتھ پر اس امر کا اقرار صحیح کر لیا ہوا ہے کہ وہ ہر حال مین دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے - مین اسی جماعت کو بلحاظ اس کہ ان سب کا مذاق واحد اور بلا اختلاف ہی بمنزلہ فرد واحد کے تصور کر کے اپنا مخاطب بناتا ہون -

اس جماعت کو جو کہ ایک معزز رسول اور معزز امام نے تیار کی ہو اور جس کی عمارت کی بنیاد خالص اسلام کے عقاید صحیحہ اور معتقدات حقہ کی بنا پر رکھی گئی ہے اور وہ جبکہ وہ برگزیدہ اور بزرگ امام اس جماعت مین موجود ہو لازم اور ضروری ہے کہ (اول) امام ہمام کے احکام سے باخبر رہین (دوم) احکام امام پر کاربند او رعامل ہونے کے لئے ساعی ہون - یہ صحیح ہے کہ کوئی نئی جماعت لمحۃ البصر مین اور آناً فاناً کامل و مکمل نہین ہو جایا کرتی لیکن پھر بھی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ

امام ہمام کے منشاء و احکام سے باخبر رکھنے اور خصوصاً ان کے صبح و شام کے کلام سے مطلع کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ایک نہایت قانع دوست منشی محمد افضل صاحب کے اہتمام سے البدر اخبار نکلتا ہے جو ہفتہ بہفتہ حضرت اقدس ؑ کی صبح و شام کی گفتگو اپنے ناظرین کو سناتا رہتا ہے

اس کا ایک ایک فقرہ جو خدا کے برگزیدہ - اور راستباز امام کے منہ سے نکلا ہوا ہوتا ہے راستی طلب احباب کے لئے مفرح یاقوتی سے کم نہین +

اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرنا فی المعنی حضرت اقدس ؑ امام ہمام کی درازی عمر کی دعا کرنا ہے جن کے کلام مبارک پر اس کی زندگی موقوف ہے +

اس کی بہتری اور ترقی اشاعت مین کوشش کرنا درحقیقت امام ہمام کے مشن کی اشاعت کرنا ہے +

اس کی زیادہ جلدونکے جمع ہونے کی خواہش اور آرزو کرنا موجودہ کتب خانون اور لائبریریون کی زینت بڑھانا ہی +

اس کے مضامین عالیہ و رعلوم حقہ کا ذخیرہ موجودہ نسلون کیطرف سے آیندہ نسلونکے لئے بہترین خزانہ چھوڑ جانا ہے +

اس کا کلام کلام الملوک ملوک الکلام کا حکم رکھتا ہے +

اس کا پڑھنا دار الامان مین رہنے اور حضرت اقدس امام ہمام کی زیارت کا قائمقام ہے +

اس کے لکھنے اور نکالنے والے نے اسکے لکھنے مین لاریب دینی خدمت کو دنیوی تمتع پر مقدم رکھا ہی -

وہ قرآنی معارف اور علوم الٰہیہ کے نکات سے لبریز اور لبالب ہے +

وہ اور صرف وہی ایک ایسا اخبار ہو جو نجات کے کفیل اور ضمین ہونیکا مستحق و سزاوار ہے +

پس ایسا پرچہ جو مندرجہ بالا اور دیگر ہیچ قسم صد ہا برکات و نعماء پر مشتمل و مبنی ہو اور جسکی قیمت اسقدر قلیل و اقل ہو کہ کثیر الاشاعت ہونیکے بدون اسکا قیام بھی ناممکن ہو یعنے معہ محصول ڈاک صرف عہ + اس کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ اشخاص کی جماعت مین ابھی چار سو تک بھی نہین پہونچی +

مین پھر اپنے احمدی بھائیون کی توجہ البدر کے قیام کیطرف منعطف کرنے کیلئے سمع خراش ہوتا ہون کہ وہ اس ناچیز تحریر کو پڑھکر اس اپنے ضروری پرچہ کے قیام و استحکام پر غور فرماوین اور کم از کم اسکو ایسا کر دین کہ وہ آپ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جاوے +

دنیا کے ضروری غیر ضروری مشاغل ہر ایک دوست کو کرنے ہی پڑتے ہین یہ ایک دینی خدمت ہو اور پھر ایسی خدمت کہ شاق نہین مالا یطاق نہین +

ہمارا کونسا دوست ایسا ہے کہ جو دس دس پانچ پانچ خریدار بہم نہین پہونچا سکتا - بالفرض اگر معدودے چند ایسے اصحاب بھی ہین تو وہ ایک ایک دو دو خریدار ہی دیدین - غرضکہ ہر ایک دوست کم از کم ایک ایک خریدار بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھے تو پھر بھی اس کو کچھ سہارا ہو جاتا ہے +

ایک اور بات بھی عرض کرنے کے قابل ہو کہ گو ہمارے مکرم دوست محمد افضل نے بوجہ اسکے کہ وہ درحقیقت اخبار نویسی کی مشکلات سے پورے واقف نہ تھے عام قیمت معہ محصول عہ سالانہ رکھدی ہے لیکن ذی مقدرت احباب کے لئے اگر وہ اپنی عالی ہمتی اور علو حوصلگی سے امداد اً کچھ زیادہ قیمت دیدین تو مضایقہ کیا بلکہ عین مناسب و رشایان ہے - جیسا کہ میرے ایک عزیز مخلص منشی محمد الدین صاحب گرداور نے دو روپیہ چھ آنہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرایا - بعد مین ان کے صاحبزادہ برخوردار محمد ظہیر الدین نے وہی پرچہ اپنے نام منگوانا شروع کر لیا - مین نے منشی محمد الدین صاحب کو اور پرچہ خریدنے اور زیادہ قیمت دینے کے لیے کہا تو انہون نے للعہ روپیہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرانا منظور کر لیا -

بالآخر مین صدق دل سے کہتا ہون کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے دلی اخلاص سے لکھا ہے - اور بقول ؎

آمادہ صد سرود در دم + ناکردہ تمام یک نوا را

بہت تھوڑا لکھا ہے - مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالٰے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت اقدس امام ہمام کے میامن و برکات سے اس پرچہ کے قیام و استحکام کیطرف ہماری جماعت کو توجہ دلائے اور اس پرچہ کے مضامین عالیہ پر کاربند ہونے کی توفیق ہم سب کو نصیب کرے - آمین ثم آمین +

(خریداران البدر سے التماس ہے کہ اپنے ایک احمدی بھائی کی اس درخواست کو وہ دوسرے احمدی احباب کے کانون تک ضرور پہونچا دیوین) (محمد افضل)

ہیچمیرز احمد الدین عفی عنہ -
اپیل نویس از گوجرانوالہ

البدر

اس ہفتہ ہم نے ایک مراسلہ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ کا اخبار مین دیا ہے امید ہے کہ ناظرین البدر اسپر کامل توجہ فرماوینگے اور جن احباب نے آجتک کوئی کوشش پیشگی قیمت ادا کرنیوالی خریدار وںکے ہم پہونچانے مین نہین کی وہ اب ضرور کرینگے اسقدر ارزان پرچہ کی اشاعت کو ایکہزار تک جلد پہونچا دینا ہمارے باہمت احباب کیلئے کچھ مشکل امر نہین ہے

رسالہ ماہوار

کے خریدارون کی درخواستین آرہی ہین اور بعض احباب نے تو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی نمبر اسکا نکلا ہے تو جلد روانہ کرو۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اب نئے جماعت مین داخل ہوئے ہین انکو اس رسالہ کی بہت ضرورت ہے چنانچہ آج تک جسقدر درخواستین آئی ہین ان مین سے اکثر تو بیعت کنندگان کی ہین لیکن جبتک ایک صد درخواست پوری نہ ہولیگی رسالہ ہرگز شایع نہ ہوگا +

البدر جلد اول سنہ ۱۹۰۲ء

کے جسقدر خریدار ہین ان مین سے اکثر کیطرف سنہ ۱۹۰۲ء کے معدودے چند نمبرون کی قیمت ابھی تک بقایا چلی آتی ہے جو ۲ ہر ایسے احباب کو چاہئے کہ اسے جلد ادا کرکے حساب بیباق کردین +

امریکہ مین احمدی سلسلہ کی تحریکا اثر اور اشاعت تصویر کے نتایج

احمدی جماعت کے لئے یہ بھاری خوشی کا مقام ہے کہ اب انکے ہادی کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤن نے اہل امریکہ کے دلونپر اثر اندازی شروع کردی ہے البدر کے گذشتہ نمبرون مین ایک احمدی امریکن کا پتہ آپکو ملا ہوگا کہ جس نے بصدق دل حضرت اقدس کے مشن کو قبول کیا ہے اور اب امریکہ کے ایک اور علاقہ سنٹیارو کیلفورنیا سے ۲۱- اپریل کی لکھی ہوئی چٹھی ایک امریکن عورت کیطرف سے آئی ہے جو کہ مسٹر ڈوئی کے پیروؤن مین سے ہے۔ اسنے اس امر کی تفصیل تو نہین دی کہ اس نے کیون ڈوئی کو قبول کیا۔ وہ یہ بیان کرتی ہے کہ جس نام کیساتھ محمد صلعم کا لفظ ہوتا مین اسکو بت پرست ہی خیال کرتی رہی۔ وہ اپنے خط مین انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو طلب کرتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ وہ بائیبل کی تعلیم کا مطالعہ بڑی کوشش سے کررہی ہے خط کے اخیر مین اسکا یہ فقرہ ہے۔ وہ کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین مرزا غلام احمد کی تصویر کو دیکھتی رہون وہ تو بالکل مسیح کی طرح معلوم ہوتا ہے"

اسکا انگریزی فقرہ جو اسنے لکھا ہے یہ ہے +

I love to look at the photo of mirza Ghulam ahmad he looks so like Jesus.

اخبار البدر کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارونکو ہمارے کارخانہ کی مشہورہ ادویہ ۵ روپیہ فیصدی رعایت سے ملا کرین گی + (پروپرائیٹر)

طبی نوٹ

روس کے ایک مشہور ڈاکٹر نے دریافت اور تجربہ کیا ہے کہ جو ورد عمل جراحی سے پیدا ہوتا ہے اسکے رفع کرنے کا علاج صرف نیلگون روشن ہے۔

خارش ہر ایک قسم کی اکثر صفائی کے نہ رکھنے اور میلے پانی کے غسل سے ہوتی ہے۔

پسینہ آیا ہو اور انسان نہا لیوے تو جریان اسہال زکام اکثر ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ پھر طبیعت کو پسینہ کیطرف رغبت دلائی جاوے +

زکام مین رائی کا پاشویہ بہت مفید ہے اور شربت بنفشہ خالص۔ عرق بادیان ۲ تولہ پوست خشخاش ۳ اسبغول مجرب علاج ہے

نبض ہر ایک شہر کے عام تندرستون پیشہ والون اور ہر ایک عمر کی نبض کو معیار بنا لینا چاہئے اسکے بعد چار کو انگلیان ایک جیسے دباؤ پر نبض پر رکھے۔ اگر دونون ہاتھون مین پہلی انگلی پر نبض کی ضرب زور سے لگے اور جلدی جلدی چلے تو سر کے اگلے حصہ مین ضرور درد ہوگا اگر دھیمی ہو تو پچھلے حصہ مین اگر ایک طرف زور دے تو سر کا ضعف ہوگا۔ اگر دوسری انگلی پر ضرب زور سے لگے تو داہنے ہاتھ سے جگر بائین سے طحال اور دونون سے معدے کی بیماری کا پتہ ملیگا۔ اگر دائین طرف خالی ہو تو کمی منی یا جریان ہوگا اور چوتھی انگلی پر نبض کی زد کو تعلق رحم مثانہ خصیہ اور گردہ سے ہے +

عورتون کی ہر ایک بیماری مین حیض کے حالات اور ورم رحم کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئیے +

جو مرد اور عورت قلت دم مین مبتلا ہون ان کی اولاد اکثر محفوظ نہین رہ سکتی۔ ایسے لوگون کو نباتی مقویات مثل گلو چرائتہ سکو لمبا۔ کوآشیا۔ جنتانہ۔ ایک مدت دراز تک کھلانا چاہئے۔ اور جماع سے پرہیز کرنا چاہئیے + ہواخوری اور محنت کی عادت کرین اور نباتی مقویات کے بعد آئرن (لوہے) کے مقویات کو استعمال کرین +

بچے کو جب معدہ کی بیماری ہو تو معدہ حرکت نہ کریگا سینہ حرکت کریگا اور اگر سینہ کی بیماری ہو تو سینہ کی بجائے معدہ حرکت کریگا اسعاکی بیماری۔ یا سوء ہضم ہو تو نیند مین دانت کھلے رہتے ہین اگر آنکھ زیادہ بند کرے تو دانت کی بیماری منہ مین ہاتھ ڈالے تو حنجرہ کی بیماری تالو نیچا ہو تو دماغ کی بیماری ہوگی +

نظم

میرے عزیزو ہے اک گذارش سنو تم ازراہ مہربانی
خدا تمہین بخشے اپنی رحمت سے پاک قرآن کی راز دانی

خدا کا وعدہ ہے درج قرآن کہ میرا لشکر رہیگا غالب
یہ وعدہ حق ہے۔ یہ قول فیصل ہے۔ اور ہے حکم آسمانی

لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ قوی بشارت ہے کبریائی
ہے ظاہر اس سے کہ مرسلون کو خدا سے ملتی ہے کامرانی

خدا کے گلشن کے پاک پودے ہین اس کے مامور اور مرسل
وہ اپنے پودون کی آپ کرتا رہا ہے ہر وقت باغبانی

مخالفت کی اندھیریون سے بجھے نہ ہرگز چراغ صادق
خدا کے پر زور ہاتھ کرتے ہین اس کی ہردم نگاہبانی

خدا نے اپنے حبیب سے یہہ کہا کہ اللہ یعصمک
عیان ہے اس سے کہ خود خدا صادقون کی کرتا ہے پاسبانی

اسی طرح ۔۔۔۔ یعنے جس طرح سے بچایا حق نے رسول اپنا
بچایا مولے نے اس مسیحا کو بھی کیجا بہ مہربانی

بہت لگاز و رمنکرون کا بسازش قتل مہدی دین
گئین وہ سب سازشین اکارت الٹ گئی انکی کامرانی

یہی تو صادق کی ہے علامت کہ باوجود اپنی بیکسی کے
ہزارون ۔۔۔۔ اعدا مین گھر کے پھر بھی نکلتے ہین بچکے ناگہانی

ہے منکرون کا یہ زعم باطل کہ مفتری ہین امام برحق
عداوت مہدوی مین ان کی بڑی ہوئی ہے گہر فشانی

مسیح موعود کے مخالف ہین فہم قرآن سے بے تعلق
اسی سبب سے انہون نے اس نور حق کی کچھ بھی نہ قدر جانی

ولو تقوّل سے برملا ہے خدا کی غیرت کا یہ تقاضا
کہ مفتری کا وہ بن کے دشمن مٹائیگا اسکی زندگانی

نظیر کوئی بتادے ہمکو کہ تھا فلان مفتری بھی ایسا
کہ جس کو دیدی خدا نے مہلت رہا وہ زندہ بکامرانی

نہین ملے گی نظیر کوئی تمام عالم مین ہرگز ایسی
یونہی بکتے ہین سب مخالف غلط ہے سب انکی ایچا تانی

جناب مہدی کئی رسالون مین لکھ چکے ہین یہ پیشگوئی
کہ ان کو اسّی برس کے لگ بھگ خدا نے بخشی ہے زندگانی

اگر وہ سچ مچ ہی مفتری ہین تو پھر وہ کیون مو گئے بچے ہین
ہر ایک نے اسی سال کہہ ہی مسیح نے اپنی عمر پائی ہو

قصوری و پنڈت و پشوری علی گڈھی لکھو کے کا ملہم
مسیح کی موت سے انگی ہوئی وہ خود ہی تمام فانی

ہر ایک مذہب کے پہلوانون نے کی جو مہدی سے شور پشتی
خدا نے انکو زمین پہ پٹخا گئی اکارت وہ چھیڑ خانی

(باقی آیندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالوں کی فہرست

یہ ان بیعت کنندگان کے نام ہیں - جو ۱۵ اپریل سے ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء تک داخل ہوئے

نمبر	نام	سکونت	ضلع	نمبر	نام	سکونت	ضلع	نمبر	نام	سکونت	ضلع
				۳۷۰	حیات ولد ودہایا	بیداپور	لاہور	۴۰۸	محمد دین ولد سکندر	سالار	گوجرانوالہ
				۳۷۱	الٰہ بخش صاحب ولد ودہایا	″	″	۴۰۹	حیات محمد ولد تاج محمد	″	″
				۳۷۲	میاں علی بخش صاحب ملازم سید ناصر شاہ	کوٹلی	جموں	۴۱۰	سید نور شاہ ولد ملنگ شاہ	″	″
۳۳۵	چراغ بی بی زوجہ اللہ دتا صاحب	بیداپور	لاہور	۳۷۳	احمد علی صاحب کی بیوی	بازیدچک	گورداسپور	۴۱۱	سجاول ولد امیر بخش	″	″
۳۳۶	مہتاب بی بی زوجہ کرم الٰہی صاحب	″	″	۳۷۴	غلام قادر ولد شیر خانصاحب	سٹروعہ	ہوشیارپور	۴۱۲	محمد بیگ ولد عادل	″	″
۳۳۷	بی بی تابان زوجہ الہ دین	″	″	۳۷۵	برکت علی ولد محمد بخش صاحب	″	″	۴۱۳	داد ولد رکن الدین	″	″
۳۳۸	جمان ولد فضل الدین	″	″	۳۷۶	سید رحمت علیشاہ صاحب	″	″	۴۱۴	الٰہ بخش ولد عمر بخش	″	″
۳۳۹	حیات محمد ولد جمان	″	″	۳۷۷	محمد علی ولد غلام قادر	″	″	۴۱۵	نظام الدین ولد بلندا	″	″
۳۴۰	طالع مند صاحب	″	″	۳۷۸	طفیل محمد ولد دارے خان	″	″	۴۱۶	تاج الدین ولد شہابل	″	″
۳۴۱	حسین بی بی زوجہ جمان	″	″	۳۷۹	داریخان ولد شیر جنگ خان	″	″	۴۱۷	سکندر دین ولد اللہ دتا	″	″
۳۴۲	عالم بی بی دختر جمان	″	″	۳۸۰	بہنو خانصاحب	″	″	۴۱۸	متلا ولد جلال الدین	″	″
۳۴۳	رسول بی بی ″ ″	″	″	۳۸۱	عمر الدین ولد موجا	بھاگورائیں	جالندہر	۴۱۹	عالم ولد سجاول	″	″
۳۴۴	نشر الدین صاحب	″	″	۳۸۲	کالو ولد گامو	″	″	۴۲۰	اللہ دتا ولد غلام محمد	″	″
۳۴۵	احمد الدین صاحب	″	″	۳۸۳	رحمت اللہ لاہوریہ	بنگہ	″	۴۲۱	علی محمد ولد جلال الدین	″	″
۳۴۶	ابراہیم صاحب	″	″	۳۸۴	حاجی محمد ملازم بارک ماسٹری	جہلم	جہلم	۴۲۲	محمد دین ولد چغتا	″	″
۳۴۷	مساۃ ہری زوجہ جیونا	″	″	۳۸۵	امام علیخان دفعدار رسالہ نمبر ا	چہاؤنی لکھنو	لکھنو	۴۲۳	مرداد ولد دولا	″	″
۳۴۸	رسول بی بی زوجہ اسمٰعیل	″	″	۳۸۶	غلام محی الدین متصل مسجد فراشخانہ	لاہور	لاہور	۴۲۴	اہلیہ عبد العزیز جان	درگاہی والا	″
۳۴۹	محمد حیات ولد اسماعیل	″	″	۳۸۷	عبد السبحان ولد رحمٰن	″	″	۴۲۵	محمد بخش ولد بوٹا	مدھ	امرتسر
۳۵۰	بی بی نور بیگم دختر ″	″	″	۳۸۸	نور محمد ولد اللہ ودہایا	سالار	گوجرانوالہ	۴۲۶	رحیم بخش ولد پیرو	″	″
۳۵۱	نور محمد صاحب ″	″	″	۳۸۹	غلام صاحب ″	″	″	۴۲۷	فیروز خانصاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس	شاہ پور	شاہپور
۳۵۲	سردار بی بی دختر ″	″	″	۳۹۰	غلام ولد سارنگ	″	″	۴۲۸	مولا بخش صاحب نمبردار	خانپور	پٹیالہ
۳۵۳	صوبا ولد الٰہی بخش	″	″	۳۹۱	مراد ولد وولا	″	″	۴۲۹	نظام الدینصاحب	″	″
۳۵۴	ولیداد ولد ملا	″	″	۳۹۲	امام الدین ولد نور محمد	″	″	۴۳۰	اہلیہ نظام الدین	″	″
۳۵۵	علی محمد ولد ولیداد صاحب	″	″	۳۹۳	سجادہ ولد شہابل	″	″	۴۳۱	سراج الدین ولد نظام الدین	″	″
۳۵۶	نور محمد ولد ″	″	″	۳۹۴	قمر الدین ولد خادم الدین	″	″	۴۳۲	زین العابدین صاحب	″	″
۳۵۷	حسین بی بی زوجہ ولیداد	″	″	۳۹۵	ملا ولد جلال الدین	″	″	۴۳۳	اہلیہ زین العابدین	″	″
۳۵۸	بیگم بی بی دختر ولیداد	″	″	۳۹۶	جیادہ ولد قمر الدین	″	″	۴۳۴	منظور احمد ولد زین العابدین	″	″
۳۵۹	شیر محمد ولد مبارک	″	″	۳۹۷	ملائم الدین ولد حسن محمد	″	″	۴۳۵	امام	″	″
۳۶۰	نور بی بی زوجہ مہر الدین	″	″	۳۹۸	قائم الدین ″ ″	″	″	۴۳۶	رانجہا	″	″
۳۶۱	[illegible] بی بی والدہ مہر الدین	″	″	۳۹۹	نواب الدین ولد الٰہی بخش	″	″	۴۳۷	جمیل	″	″
۳۶۲	امام بی بی دختر مہر الدین	″	″	۴۰۰	عمر الدین ولد نہال الدین	″	″	۴۳۸	الٰہ بخش صاحب	″	″
۳۶۳	بی بی عائشہ ″	″	″	۴۰۱	رہتا ولد ستار	″	″	۴۳۹	قادر بخش صاحب	″	″
۳۶۴	ابراہیم ولد ″	″	″	۴۰۲	محمد الدین ولد [illegible]	″	″	۴۴۰	ابراہیم ولد بہولا	بہکلوا	جالندہر
۳۶۵	مولوی حسن محمد صاحب	″	″	۴۰۳	امیر الدین ولد شمس الدین	″	″	۴۴۱	بی بی عمری زوجہ ابراہیم	″	″
۳۶۶	محمد دین ولد امیر	″	″	۴۰۴	خدا بخش ولد نور محمد	″	″	۴۴۲	رحمت اللہ ولد ″	″	″
۳۶۷	جان بی بی زوجہ امیر	″	″	۴۰۵	احمد دین ولد بالک دین	″	″	۴۴۳	اسمٰعیل ولد ″	″	″
۳۶۸	زینب بی بی زوجہ محمد دین	″	″	۴۰۶	رکن الدین ولد مبارک الدین	″	″	۴۴۴	فتحدین ولد بہولا	″	″
۳۶۹	ہیرا ولد جیا	″	″	۴۰۷	تمیر الدین ولد مراد	″	″	۴۴۵	بی بی کریمان زوجہ فتحدین	″	″

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا